تحقیقات
العلماء الکرام والائمة الاعلام
فی نبوة سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام
فی عالمی الارواح والاجسام
مصنف
اشرف العلماء شیخ الحدیث
علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ العالی
جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام یونیورسٹی روڈ سرگودہا

اضافہ شدہ اشاعتِ ثانی

تحقیقات

العلماء الکرام والائمة الاعلام
فی مسئلة نبوة سید الانام علیه الصلاة
والسلام فی عالمی الارواح والاجسام

اشرف العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر

ابو الحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ

ناشر

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: تحقیقات العلماء الکرام والائمۃ الاعلام فی مسئلۃ نبوۃ سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام فی عالمی الارواح والاجسام

مصنف: اشرف العلماء شیخ الحدیث والتفسیر ابو الحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ العالی

ضخامت: ۴۰۸ صفحات

قیمت:

ناشر: جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودہا

تاریخ اشاعت (باردوم): نومبر 2010ء / ذی الحج ۱۴۳۱ھ

ملنے کے پتے

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام، کالج روڈ سرگودہا، 0483-724695

جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ 0544-633881

دن یا ایک ماہ کی عمر میں نماز ادا کرتے رہے اور اگر ان کا بول چال اور تسبیح و تقدیس اور وعظ و تبلیغ اور نماز کی ادائیگی صغرسنی اور شیر خوارگی کے زمانہ میں آغاز ولادت سے ہی جاری رہتی تو یہ امور کسی سے پوشیدہ کیونکر رہ سکتے تھے؟ لہذا یہ تمام صورت حال پہلے قول یعنی بچپن سے نبی ہونے والے قول کے بطلان اور اس کے قائل کی جہالت کی تصریح کر رہی ہے"

الغرض یہاں آپ کا کلام کرنا اس حکمت کے تحت تھا کہ آپ کی والدہ ماجدہ کی براءت بھی ثابت ہو جائے اور آپ کی طہارت دامن اور پاکیزگی طینت بھی ثابت ہو جائے اور عام قسم کے کلام سے یہ عظیم مقصد کما حقہ حاصل نہیں ہو سکتا تھا لہذا حاصل ہونے والی کتاب اور منصب نبوت اور اہم قسم کے شرعی احکام بھی بیان فرمائے اور اپنا مجسمۂ خیر و برکت ہونا اور آغاز ولادت سے وفات اور قیامت کے دن بعث و احیاء پر بھی سلامتی ہی سلامتی کا مالک ہونا ظاہر فرمایا جبکہ خبیث جوہر اور ناپاک طینت والے لوگ ان کمالات اور خوب ترین اوصاف کے مالک نہیں ہو سکتے اس سے ان کا عقل کامل والا ہونا اور امور کے حقائق پر مطلع ہونا بھی لازم نہیں آتا چہ جائیکہ ان کے بالفعل حصول کے ساتھ موصوف اور متصف ہونا ضروری ہو۔

اس لیے علمائے کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت کب ملی ۔بعض حضرات نے اگرچہ بچپن سے ہی نبوت کا قول کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے تیس سال کی عمر میں نبی بنائے جانے کا قول کیا ہے اور بعض حضرات نے چالیس سال کی عمر میں نبی بنائے جانے پر اصرار کیا اور اسی آخری قول کو معتمد علیہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

والمعتمد انه علیه السلام نبئ علیٰ رأس الاربعین و عاش نبیاً و رسولاً ثمانین سنة فلم یرفع الا وهوابن مائة و عشرین سنة (تفسیر جلالین وحواشی)

"قابل اعتماد اور لائق اعتبار یہی امر ہے کہ آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبی بنایا گیا

اور نبوت و رسالت کی حالت میں آپ نے اسی (۸۰) سال زمین پر گزارے تو اس کے بعد ایک سو بیس سال کی عمر میں آپ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا"

الغرض:

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بچپن میں ہی نبی بنائے جانے پر اجماع اور اتفاق نہیں ہے بلکہ حسب معمول چالیس سال کی عمر میں نبی بنائے جانے والے قول کو راجح اور مختار اور معتبر و معتمد علیہ قرار دیا گیا ہے تو اس سے دلالۃ النص کے طور پر محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آغاز ولادت سے ہی نبی بنائے جانے کے دعوے پر استدلال کی حیثیت کیا ہوگی؟

(۵) علاوہ ازیں جزوی امور میں دلالۃ النص کا سہارا لینا درست نہیں ہوتا، ورنہ وہ بن باپ پیدا ہوئے تو ان سے افضل حضرات کو بھی بن باپ پیدا ہونے والے ماننا ضروری ہونا چاہیے۔ حضرت آدم علیہ السلام ماں باپ دونوں کے بغیر پیدا ہوئے تو جو حضرات ان سے افضل ہیں ان کا بھی ماں باپ کے بغیر پیدا ہونا تسلیم کرنا ضروری ہونا چاہیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے روحانی مطب کھولا ہوا تھا اور برص کے مریضوں اور مادرزاد اندھوں کو شفایاب کرتے تھے ابری الاکمہ والابرص، اور روزانہ پچاس پچاس ہزار مریض آپ کے پاس جمع ہو جاتے اور آپ ہاتھ پھیرنے سے قاصر رہتے تو اپنے مستعمل کپڑے دے دیتے تو مریض ان کے ذریعے شفا حاصل کر لیتے تو کیا ان سے افضل حضرات کو ان سے بھی بڑا روحانی مطب کھولنا لازمی تھا لہذا جزوی فضیلت جو ایک ضرورت کے تحت ظاہر کی گئی اس کو بنیاد بنا کر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں عالم اجسام میں آغاز ولادت سے نبوت ثابت کرنا اور اس کو قطعی عقیدہ ٹھہرا لینا اور اس سے اختلاف کرنے والوں کو گستاخ اور بے ادب اور ضال و مضل اور کافر قرار دینا سراسر تحکم اور سینہ زوری ہے اور اصول شریعت سے ناواقفی اور لاعلمی کی دلیل ہے۔

(۶) قابل غور امر یہ ہے کہ اگر بقول مستدل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس وقت